



سوال

(280) نکاحِ متعہ کے بارے میں ایک شبہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ متعہ حلال ہے اور اس کی دلیل یہ ہے :

ما استمتعتم بہ منہن فأتوهن أجورهن... ۲۴... سورة النساء

”جن عورتوں سے تم فائدہ حاصل کرو ان کا مہر جو مقرر کیا ہو ادا کرو۔“

اور یہ کہ متعہ کو نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد حرام قرار دیا گیا اور ظن غالب یہ ہے کہ اسے حضرت عمرؓ نے حرام قرار دیا اور خلیفہ چہارم حضرت علی بن ابی طالبؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر حضرت عمرؓ متعہ کو حرام قرار نہ دیتے تو پھر کوئی بد سخت ہی بنا کرتا، اس روایت کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسلام کے ابتدائی دور میں متعہ حلال تھا کیونکہ لوگ کفر کو نئے نئے چھوڑ کر آ رہے تھے تو کچھ وقت کے لئے ان کی تالیفِ قلب کے طور پر اسے حلال رکھا گیا اور پھر نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے زمانہ میں اسے روز قیامت تک حرام قرار دیا، حضرت عمرؓ نے اسے حرام قرار نہیں دیا تھا بلکہ انہوں نے تو متعہ ج سے منع کیا تھا جس کی وجہ سے بعض لوگ نے غلطی سے آپ کی طرف سے متعہ نکاح کی ممانعت کو منسوب کر دیا، اس سلسلے میں حضرت علیؓ سے جو قول منقول ہے تو یہ راہِ فضیوں نے ازراہ کذاب و جھوٹ مشہور کر رکھا ہے۔ جہاں تک اس آیت کا تعلق ہے جسے سوال میں ذکر میں کیا گیا ہے تو یہ آیت متعہ نہیں بلکہ نکاح سے بارے میں ہے اور اجرتوں سے مراد مہر میں جیسا کہ آیت ہے :

وَأْتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً... سورة النساء ۴

”اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دیا کرو۔“

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
محدث فتوى
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 262

محدث فتویٰ